سوال

(621) تشریح مناسک حج-ازقلم حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب مولوی فاضل روپڑی)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشریح مناسک حج - ازقلم حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب مولوی فاضل روپڑی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تشریح مناسک حج

ازقلم حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب مولوی فاضل روپڑی

حج کی فرضیت

حج اسلام کے ارکان خمسہ سے ایک رکن ہے۔ جو ہر بالغ صاحب استطاعت مسلمان مرد عورت پر عمر میں ایک دفعہ ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۔ سورة آل عمران ٩٧

اور حدیث میں ہے۔

''جس شخص کو کسی ضروری حاجت نے یا ظالم بادشاہ یا سخت مرض نے نہ روکا ہو اور وہ بلا حج کئے مرجائے۔ تو خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔''

فضائل حج

اس بارے میں بہت سی روایات آئی ہیں۔ چند ایک زیل میں لکھی جاتی ہیں۔

1۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ "الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ"

''خالص حج کا بدلہ صرف جنت ہے'' (بخاری ومسلم) آپ ﷺ سے سوال ہوا کہ حج کا خالص ہونا کیا ہے۔؟ فرمایا:

"اطعام الطعام وطیب الکلام"

''یعنی کھانا کھلانا اور کلام نرم کرنا۔''

2۔ "من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع من ذنوبہ لیوم ولدتہ امہ" ''جس نے حج کیا اور کسی طرح کی بدکلامی اور بدعملی نہ کی وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے شکم سے پیدا ہونے کے دن تھا۔''

حج کی جامع فضیلت

حج میں بہت سے کام ہوتے ہیں۔ ہر کام کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ہم ان سے چند روایات زکر کرتے ہیں۔

زیارت بیت اللہ کی نیت سے سفر

حدیث میں ہے۔ ''جب انسان زیارت بیت اللہ کی نیت سے گھر سے چلتا ہے۔ تو اس کے اور اس کی سواری کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (طبرانی کبیر) دوسری روایت میں ہے تو یا تیری سواری جو قدم رکھے یا اٹھائے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

طواف بیت اللہ

بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانے کا نام طواف ہے۔ حدیث میں ہے جو طواف بیت اللہ کرے اس کے لئے ہر قدم کے اٹھانے اور رکھنے میں خدائے تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے۔ ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (ابن خزیمہ) دوسری حدیث میں ہے ''کہ بیت اللہ کے گرد ستر چکر لگانا غلام آذاد کرنے کے برابر ہے'' ایک اور حدیث میں ہے۔ ''خدائے تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکی لکھتا ہے۔ ستر ہزار گناہ معاف کرتا ہے۔ اور ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کے اہل سے ستر شخصوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے۔'' (ابو القاسم اصبہانی)

حجر اسود اور رکن یمانی

بیت اللہ کے چار گوشے ہیں۔ مشرقی گوشے کا نام رکن حجر اسود ہے کیونکہ اس میں حجر اسود ہے۔ اس کے مقابل یمنی طرف کے گوشے کو رکن یمانی کہتے ہیں کیونکہ وہ یمن کی طرف واقع ہے۔ تیسرے کا نام شامی ہے۔ کیونکہ وہ شام کی طرف واقع ہے چوتھے کا نام عراقی ہے کیونکہ وہ عراق کی طرف ہے۔ بیت اللہ کا طواف کرنے کے وقت حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ اور ہاتھ لگاتے ہیں رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگاتے ہیں۔ رکن شامی اور رکن عراقی کو دو بوسہ دیتے ہیں۔ نہ چھوتے ہیں حدیث میں ہے حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا گناہ کی معافی ہے۔ (ابن خزیمہ) دوسری حدیث میں ہے۔ جو اچھی طرح وضو کرکے حجر اسود کو ہاتھ لگانے کے لئے آتا ہے۔ وہ رحمت میں چلتا ہے۔ جب ہاتھ لگا کر مندرجہ زیل کلمات پڑھتا ہے تو اس کو رحمت

ڈھانپ لیتی ہے۔

"اللہ اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ"

طواف کی دو رکعت

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیمؑ پر آتے ہیں۔ جو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے ہے۔ وہاں دو رکعت نفل پڑھتے ہیں جس کو طواف کی نماز کہتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ ''طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا اسماعیل علیہ اسلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے ''ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھنے والے کے لئے خدا اولاد اسماعیلؑ سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ اور وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔'' (ابو القاسم اصبہانی)

صفا ومروہ کا طواف

بیت اللہ شریف کے قریب صفا ومروہ دو پہاڑیاں ہیں مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھ کر ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگایئں حدیث شریف میں ہے ''صفا مروہ کے درمیان دوڑنا ستر غلام آذاد کرنے کے برابر ہے۔'' (طبرانی کبیر)

عرفات میں قیام

مکہ شریف سے نو کوس کے فاصلہ پر اایک میدان ہے جس کو عرفات کہتے ہیں۔ نویں تاریخ ذی الحجہ کو ظہر سے مغرب تک حاجی لوگ وہاں ٹھرے ہیں۔ زکر الٰہی اور دعا میں مشغول رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس روز آسمان دنیا پر نزول فرماتا۔ اور فرشتوں پر فخر فرماتا ہے کہ میرے بندے پراگندہ بالوں والے دور دراز سے میری رحمت کی امید سے میرے پاس آئے ہیں۔ (اے بندو) اگر تمہارے گناہ ریت کے زروں یا بارش کے قطروں یا سمندر کی جھاگ کے برابر ہوتے میں تمھیں ضرور بخش دیتا۔ لوٹ جاؤ تم بھی بخشے ہوئے ہو۔ اور جس کو تم سفارش کرو وہ بھی بخشا ہوا ہے۔ (طبرانی کبیر) دوسری حدیث میں ہے خدا فرشتوں سے کہتا ہے۔ میرے بندوں کو کیا چیز یہاں لائی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں تیری رضا اور جنت کی تلاش میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنی ذات اور مخلوق کو گواہ کرتا ہوں۔ کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ خواہ ان کے گناہ ذمانے کے دنوں کی گنتی اور پر کرنے والی یت کے زروں کے برابر ہوں۔ (طبرانی اوسط)

جمرے مارنا

مکہ شریف سے تین کوس کے فاصلے پر ایک جگہ ہے جہاں عید کے دن حاجی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہاں تین بڑے بڑے پتھر ہیں جن کو جمرے کہتے ہیں۔ ابراہیمؑ جب اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی کرنے لگے۔ تو شیطان ان جمروں کے پاس انہیں دیکھائی دیا۔ تاکہ انھیں قربانی سے روکے ابراہیمؑ نے اس کو ہر جمرے کے پاس سات سات کنکر مارے۔ اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے۔ اور شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے حاجی بھی ان جمروں کو عید کے دن سات سات کنکریاں مارتا ہے۔ حدیث میں ہے۔ ''ہر کنکر کے بدلے ایک مہلک کبیرہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔'' (طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے جمرے مارنے کے عوض جو کچھ خدا نے بندے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اُسے کوئی جانتا ہی نہیں۔ (طبرانی کبیر) ایک حدیث میں

ہے کہ یہ ذخیرہ ہے۔ جو اس وقت تیرے کام آئے گا۔ جبکہ تو بہت محتاج ہوگا۔ (ابوالقاسم اصبھانی)

قربانی 1۔

حدیث میں ہے ''تیری قربانی بھی خدا کے پاس ذخیرہ ہے۔ جو عین محتاجی کے وقت یعنی قیامت کے دن تیرے کام آئے گا۔'' (طبرانی)

حجامت کرنا

حج اور عمرہ سے فارغ ہو کر حاجی حجامت کراتے ہیں۔ حدیث میں ہے ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور گناہ مٹا دیا جاتا ہے'' (طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے ''تیرا ہر بال قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (طبرانی کبیر)

طواف وداع

حج سے فارغ ہو کر وطن کو آتے ہوئے بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ جس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ تمام کاموں سے فارغ ہو کر جب حاجی طواف وداع کرتا ہے۔ تو فرشتہ آتا ہے۔ جو اس کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔ تیرے پچھلے گناہ معاف ہوگئے۔ اب آئندہ نئے سرے سے عمل کر (طبرانی کبیر) دوسری حدیث میں ہے۔ ''جب تو طواف وداع کرتا ہے۔ تو ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ماں کے شکم سے پیدا ہونے کے دن تھا۔''

سفر کا مسنون طریق

1۔ رسول اللہ ﷺ جمعرات کو سفر کرنا دوست رکھتے تھے۔ (مشکواۃ) جمعرات کے علاوہ اور سفر بھی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے حجۃ الوداع کا سفر ہفتے کے دن کیا۔ مگر حدیث مشکواۃ کے الفاظ ''دوست رکھتے'' سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جمعرات بہتر ہے۔ 2۔ جماعتی صورت میں سفر کرنا بہتر ہے۔ اور باعث عزت ووقار ہے۔ خرچ کی کفایت ہے۔ ایک دوسرے کے ہم وغم میں شریک رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جب تین ہوں تو ایک کو امیر بنائیں (مشکواۃ) اور جماعت بھی اسی صورت میں بنتی ہے

کہ سب ایک کے ماتحت ہوں۔ پس اس مبارک سفر کو ہر طرح سے مسنون طریق پر

1۔ قربانی کے مفصل احکام اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمایئے۔ (محمد داؤد راز دہلوی)

پورا کرنا چاہیے۔

گھر سے نکلنے کا عمل

پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ حدیث میں ہے انسان اپنے اہل کے پاس دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ (ایضاح للنووی) ایک اور حدیث میں ہے اگر تو اپنے رفیقوں سے صورت جاں اور مال میں بہتر ہونا چاہتا ہے۔ تو قل یا ایھا الکافرون سے والناس تک تبت کو چھوڑ کر پانچ سورتیں پڑھ ہر سورہ کو بسم للہ سے شروع کر اور اپنی قراءت کو بسم اللہ پر ختم کر یعنی پانچویں کو ختم کر کے پھر بسم اللہ پڑھ۔

گھر سے نکلنے کی دعا

"بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ" (ابوداوَد)

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں میں نے اللہ کے نام توکل کیا۔ گناہ سے پھرنا اور نیکی کی توفیق صرف اللہ ہی سے ہے۔''

رخصت کرنے کی دعا

"استودع اللہ دینکم واما نتکم وخواتیم اعمالکم" (ابوداوَد)

''تمہارا دین امانت اور اعمالوں کا خاتمہ خدا کے سپرد کرتا ہوں۔''

سفر کے وقت وصیت

"علیک بتقوي اللہ والتکبیر علی کل شرف" (ترمذي)

''تقویٰ الٰہی اور ہر بلندی پر چڑھنے کے وقت تکبیر کولازم پکڑ(اورنیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہنا چاہیے۔'' جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

جنگل کی سواری کی دعا

"سبحان الذي سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمستقلبون اللہم انا نسئلک فی سفرنا ہذا البر والتقوي ومن العمل ما ترضی اللہم ہون علینا سفرنا ہذا واطولنا بعدہ اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ لی اہل اللھم انی اعوذبک من وعشاء السفر وکابۃ النظر وسوء المنقلب فی المال والاہل" (مسلم)

''وہ پاک ذات ہے۔ جس نے اس کو ہمارے تابع کردیا۔ اور ہم اس کو قابو کرنے والے نہ تھے۔ اور ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ ہم تجھ سے اپنے سفر کی نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام مانگتے ہیں۔ یا اللہ ہمارے اس سفر کو آسان کر اور اس سفر کی دوری کو لپیٹ دے۔ یا اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے۔ اور گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ سفر کی تکلیف سے اور دیکھنے کے غم سے اور بُرے رجوع سے اہل اور مال میں''

دریا کی سواری کی دعا

"بسم اللہ مجرہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم وماقدرواللہ حق قدرہ" (ابن سنی)

''اللہ کے نام سے اس کا جاری ہونا اور ٹھیرنا ہے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا کما حقہ قدر نہیں کیا۔''

کسی بستی میں داخلے کی دعا

اللھم ارزقنا جناھا وجتبنا الی اہلہا وحبب صالحی اہلہا الینا" (حصی حصین)

''یا اللہ ہم کو اس کا پھل دے ۔ اور ہم کو اس کے رہنے والوں کی محبت دے ۔ اور ہم کو اس کے نیک لوگوں کی محبت دے ۔''

کسی مقام پر اترنے کی دعا

"اعوذ بکلمت اللہ التامات من شر ما خلق" (مسلم)

''میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ۔ اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی ۔''

رات کی دعا

"یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر مایدب علیک اعوذ باللہ من اسد واسود من الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن والد وما ولد" (ابوداود)

''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے ۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے ۔ اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے ۔ اور جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے ۔ اور جو تجھ پر چلتی ہے ۔ میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ۔ زہریلی چیز سانپ بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں کے شر سے جنے والے اور جو کچھ اس نے جنا کی شر سے ۔''

سحری کے وقت کی دعا

"بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا باللہ من النار" (مسلم)

''ترجمہ ۔ سننے والے نے سن لیا ہے ۔ اللہ کی تعریف انعام اچھے کے ساتھ جو ہم پر کیے ہیں ۔ یا اللہ ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل کر ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑتے ہیں ۔''

صبح اور شام کی دعا

"امسنا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر اللھم انی اسئلک من خیر ہذہ اللیلۃ وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر" (مسلم)

''اللہ کے لئے ہم نے اور تمام ملک نے شام کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ یا اللہ اس رات کی بھلائی اور جو اس رات میں ہے ۔ اس کی بھلائی مانگتا ہوں ۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اس کی شر سے اور جو اس میں ہے ۔ اس کی شر سے ۔ یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں سستی اور زیادہ بڑھاپے اور بُرائی بڑھاپے سے اور دنیا کی آزمائش اور عذاب قبر سے ''

نوٹ ۔ صبح کی دعا بھی یہی ہے ۔ صرف امسینا اور امسی الملک کی جگہ اصبحنا واصبح الملک پڑھنا چاہیے ۔

حج ۔ عمرہ میقات

حج کو عموما لوگ جانتے ہیں کہ زیارت بیت اللہ کی خاص صورت ہے جس میں کئی کام کرنے پڑتے ہیں ۔ عمرہ کو اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ عمرہ بھی زیارت بیت اللہ کی خاص صورت ہے ۔ جس میں کوئی کام کرنے پڑتے ہیں ۔ اور عمرہ مختصر ہے ۔حج کے مہینے مقرر ہیں ۔ شوال ، ۔ زی قعدہ ۔ زی الحجہ اور عمرہ بارہ ماہ درست ہے ۔حج عمرہ کی ابتداء میقات سے ہوتی ہے ۔ میقات اسی جگہ کو کہتے ہیں جس جگہ سے زیارت بیت اللہ کی نیت سے جانے والے کےلئے بغیر احرام کے گزرنا ناجائز نہیں ۔ اور وہ ہر جگہ اور ہر ملک کےلئے الگ ہے ۔ اہل یمن کےلئے یلملم اہل نجد کےلئے قرن المنازل اہل عراق کےلئے ذات عرق اہل مدینہ کےلئے زوالحلیفہ اوراہل شام کےلئے جحفہ پہلے تین مقام مکہ مکرمہ سے تقریبا چالیس پنتالیس کوس ہیں ۔ اور جحفہ قریبا ستر کوس ہے ۔ زوالحلیفہ مدینہ سےچھ کوس اورمکہ مکرمہ (1) سے قریبا تین سو کوس ہے ۔ حدیث میں ہے ۔ یہ مقامات ان لوگوں کےلئے ہیں ۔ جن کےلئے مقرر کیےگئے ہیں ۔ اوردیگر لوگوں کےلئے بھی ہیں ۔ جوان مقامات سے گزریں ۔ (چنانچہ اہل ہند عموماً یمن کی طرف جاتے ہیں ۔ وہ یلملم سے احرام باندھتے ہیں ۔) جو لوگ ان مقامات کے اندر مکہ مکرمہ کی طرف ہیں ۔ وہ اپنی رہائش کی جگہ سے حرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ سے ۔

احرام اوراس کے باندھنے کا طریق

احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں ۔ اوراس کے باندھنے کا طریق یہ ہے کہ جب میقات پر پہنچے تو پہلے کپڑے اتار دے ۔ پھر نہا دھوکر دو چادریں پہن لے ایک کو تہبند بنا لے ایک کو اوڑھ لے ۔ یہ چادریں ان سلی ہوں تو بہتر ہیں ۔ عورت اپنے کپڑے بدستور رکھے ۔ صرف برقعہ اتار دے اور اس کی جگہ بڑی چادر لے لے اور منہ ننگا رکھے ۔ جب کوئی بیگانہ سامنے ہو تو منہ ڈھانپ لے ۔ چادریں پہننے کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر حج یا عمرہ دونوں کی نیت کر کے لبیک پکارنا شروع کردیں ۔ لبیک پکارنے کوتلبیہ کہتے ہیں ۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ۔

"لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک"

’’میں حاضر ہوں یا اللہ!میں حاضر ہوں ۔ میں حاضر ہوں ۔ نہیں شریک ہے واسطے تیرے میں حاضر ہوں ۔ بے شک سب تعریف نعمت اور سلطنت تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ۔‘‘

نوٹ ۔ تلبیہ کے الفاظ اور بھی ہیں ۔ اگر یاد ہوں تو وہ بھی پڑھ سکتے ہیں ۔ سارے سفر میں بیت اللہ شریف پہنچنے تک تلبیہ جاری رہنا چاہیے ۔ اگر اور کوئی زکر کرنا یا قرآن مجید پڑھنا ہو تو بھی کوئی حرج نہیں ۔ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں ۔ جب بند کریں تو یہ دعا پڑھیں ۔

"اللہم انی اسئلک رضاک والجنۃ واسئلک العفوبرحمتک من النار"

’’اے اللہ!میں تیری رضا کا اور جنت کا سوال کرتا ہوں ۔ اور تیری رحمت کے طفیل آگ سے عافیت مانگتا ہوں ۔‘‘

ممنوعات احرام

احرام میں عورت کا بوسہ لینا ۔ شہوت سے چھونا ۔ بنظر شہوت دیکھنا ۔ منگنی کرنا ۔ نکاح کرنا کرانا ۔ خوشبو استعمال کرنا ۔ جوئیں مارنا ۔ کنگھی کرنا ۔ جنگلی شکار کرنا ۔ حاجی کی گری ہوئی شے اٹھانا ۔ جس کا ایک سال تک اعلان نہ ہوسکے اس قسم کے کام ممنوع ہیں ۔ ہاں موذی اشیاء حرم میں قتل کرنا جائز ہیں ۔ جن کا زکر حرم مکہ میں آگے آتا ہے ۔

حرم مکہ مکرمہ اور اس کی دُعا

مکہ کے گردونواح کئی میلوں تک کی جگہ کو حرم مکہ کہتے ہیں۔ بڑے بڑے نشانات قائم کر کے حدود متعین کر دیئے گئے ہیں۔ جدہ سے چل کر جب مکہ مکرمہ دس میل رہ جاتا ہے۔ تو آمنے سامنے کئی گز لمبی چوڑی اونچی دو دیواریں آتی ہیں۔ اس طرف سے یہی حد حرم ہیں۔ حرم گھاس یا درخت کاٹنا یا شاخ توڑنا۔ اس میں شکار کھیلنا بلکہ شکاری جانور کو اپنی جگہ سے عمداً ہلانا حرام ہے۔ ہاں موذی اشیاء سانپ بچھو چھپکلی۔ کوا۔ شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔ اسی طرح سے گھاس کی قسموں سے اذخر گھاس کاٹ سکتے ہیں۔ (مشکواۃ)

نوٹ۔ حد حرم کی زمین سے گھاس یا درخت کاٹنا یا شاخ توڑنا اس شخص کو منع ہے جو مالک نہ ہو۔ مالک اپنی ملک میں ہر طرح تصرف کر سکتا ہے۔ کیونکہ ملک سے مقصود ہی تصرف ہے۔ حرم میں داخل ہونے کی دعا نہ حدیث میں آئی ہے۔ نہ صحابہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے البتہ ابن جماعۃ نے امام احمد سے قریبا یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

"اللھم ہذا حرمک وامنک فحرمنی علی النار وامنی من عذابک یوم تبعث عبادک واجعلنی من اولیاءک واہل طاعتک"

(ایضاح للنووی مع حاشیہ ابن حجر ھیثمی)

''اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے۔ اور تیرے امن کی جگہ ہے۔ پس مجھے آگ پر حرام کر دے۔ اور جس روز تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے رہائی دے۔ اور مجھے اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں سے کر دے۔''

مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو اور اور مسجد حرام میں کس دروازے سے داخل ہو؟

اس بات پر اتفاق ہے کہ مکہ مکرمہ کی جس جانب سے داخل ہو جائز ہے۔ مگر یہ بہتر ہے کہ بیر طوی کی جانب سے داخل ہو یہ ایک کنواں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کو اس مقام پر غسل فرمایا۔ اور پھر جانب معلیٰ کی طرف سے داخل ہوئے۔ بیر طویٰ سے جب بیت اللہ شریف کو روانہ ہوتے ہیں۔ تو تھوڑی دور پہنچ کر دو راستے ہو جاتے ہیں۔ ان سے بائیں راستے چل کر باہر باہر جنت معلیٰ سے ہوتے ہوئے سیدھے باب السلام پر پہنچیں باب السلام مسجد حرام کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرف سے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔

داخلہ مکہ مکرمہ کی دعا

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی دعا کسی صحیح حدیث میں نہیں اس لئے وہی دعا پڑھیں جو عموما ہر بستی میں داخل ہونے کے وقت آئی ہے۔ چنانچہ اوپر گزر چکی ہے۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

اس کے لئے بھی کوئی خاص دعا نہیں آئی۔ پس وہی دعا پڑھیں۔ جو عام طور پر مسجدوں میں داخل ہونے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ یعنی اللھم افتح لی ابواب رحمتک "یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"

مسجد حرام میں داخل ہونے کی کیفیت

مسجد حرام میں داخل ہونے کی کیفیت وہی ہے۔ جو عام مسجدوں کی ہے۔ یعنی دایاں پاؤں پہلے رکھتے ہیں۔ اور بایاں پیچھے نکلنے کے وقت اس کا الٹ کرتے ہیں۔ اور جوتا پہننے اور

اتارنے کے وقت بھی ایسا ہی کرے۔ یعنی پہلے دایاں پاؤں پہنے پھر بایاں اور اتارنے کے وقت اس کا الٹ کرے۔ اور جوتے پہننے اور اتارنے کی یہ کیفیت مسجد حرام یا عام مسجد کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ مسجد غیر مسجد سب جگہ اسی طرح کرے۔ احادیث مین عام آیا ہے۔

رویت بیت اللہ اور اس کی دُعا

باب السلام سے داخل ہوکر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے۔ تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں۔ چنانچہ ابن جریر نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

"اللھم ذدھذاالبیت تشریفا و تعظیما و تکریما ومھابۃ وبراوذدمن شرفہ وکرمہ ممن حجہ او عتمرہ تشریفا و تعظیما (مناسک ابن تیمیہ)"

''اے اللہ! اس گھر کو شرافت بزرگی عزت ہیبت اور نیکی میں زیادہ کر اور حج یا عمرہ کرنے والوں سے جس نے اس گھر کی شرافت اور تعظیم کی اس کو بھی شرافت اور بزرگی میں زیادہ کر۔''

اصل مسجد حرام اور باب بنو شیبہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد صرف مطاف (طواف کی جگہ) تھی جس کا فرش اب سنگ مرمر کا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر کے زمانے میں اور پھر حضرت عثمان کے زمانہ میں کچھ اضافہ کیا گیا۔ ان کے بعد دیگر بادشاہوں نے اس کو بہت وسیع کردیا۔ بیز زم زم کے قریب مقام ابراہیم کے سامنے اصل دیواروں کے بغیر کمانی دار دروازہ بنا ہوا ہے۔ اصل مسجد حرام کا دروازہ یہی ہے۔ اس کو باب بنوشیبہ کہتے ہیں۔ باب السلام سے سیدھے اس دروازہ کو آیئں اس سے داخل ہوکر حجر اسود کا رخ کریں۔ اگر چاہیں تو اس دروازے میں داخل ہوتے وقت وہی دعا پڑھیں۔ جو مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ اصل مسجد حرام یہی ہے۔ اس کی دیواریں ہٹا دی گئیں ہیں۔ دروازہ قائم ہے۔

حجر اسود کا بوسہ اور اس کی دعا

حجر اسود بیت اللہ کے مشرقی کونہ میں چاندی کے خول کے اندر ہے۔ باب بنو شیبہ سے داخل ہوکر حجر اسود کی طرف آیئں۔ اس کو چھوئیں اور بوسہ دیں۔ اور وہ دعا پڑھیں جو پہلے گزر چکی ہے۔ اگر چھونا یا بوسہ دینا ہجوم کی وجہ سے مشکل ہوتو ہاتھ کا اشارہ کرکے ہاتھ کو چوم لینا کافی ہے۔

طواف بیت اللہ اور اس کی دُعا

حجر اسود کو چھونے اور بوسہ دینے کے بعد اپنے دایئں ہاتھ کی جانب بیت اللہ کے گرد چکر لگانا شروع کردیں۔ سات چکر پورے کریں۔ اسی کو طواف بیت اللہ کہتے ہیں۔ ہر چکر میں حجر اسود کے سامنے آیئں۔ تو بدستور اس کو چھوئیں اور بوسہ دیں اور دعا مذکور پڑھیں۔ اور جب رکن یمانی کے پاس آیئں۔ تو یہ دعا پڑھیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ البقرہ ۲۰۱ رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ چکے کے باقی حصہ میں یہ کلمات کہیں۔

"سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ"

نوٹ۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے برابر آنے کے وقت اور چکر کے باقی حصہ میں ان دعاؤں کے علاوہ اور دعایئں بھی آئی ہیں۔ اگر یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں۔ امام شافعی نے قرآن پڑھنے کی بھی اجازت دے دی ہے۔

رمل اوراضطباع

طواف کرتے وقت پہلے تین چکر میں رمل کریں یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز چلیں جیسے پہلوان چلتا ہے۔ اورباقی چار چکر میں آہستہ چلیں۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔ نیز احرام کے اوپر کی چادر کو دایئں بغل کے نیچے سے کرکے اس کی دونوں طرف بایئں کندھے پر ڈال لیں۔ طواف کے وقت ایسا کرنا مسنون ہے۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔

مقام ابراہیمؑ اوراس پر طواف کی دو رکعت اور دُعا

طواف بیت اللہ سے فارغ ہوکر۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۔ پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کی طرف آیئں۔ مقام ابراہیم ایک پتھر ہے۔ جس پر کھڑے ہوکر ابراہیم علیہ اسلام کعبہ کی تعمیر کرتے تھے۔ جو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے ایک کوٹھڑی میں مقفل ہے۔ اس کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرکے دو رکعت نماز پڑھیں۔ اس کو طواف کی نماز کہتے ہیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۔ اوردوسری میں ۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۔ پڑھیں۔ پھر یہ دُعا مانگیں۔

مقام ابراہیمؑ کی دُعا

"اللھم انک تعلم سري وعلانيتي فاقبل معذرتي وانک تعلم حاجتي فاعطني حولي وتعلم ما عندي فاغفرلي ذنوبي اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر قلبي ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبني الا ما کتبت لی وارضنی بما قضیتہ علي یا ارحم الراحمین" (حاشیۃ ایضاح للھیثمی بحوالہ ابن الجوزي وازرقی)

''یااللہ تو میرا ظاہر اورباطن جانتا ہے۔ پس میرے عذر کو قبول کر اور میری حاجت کو تو جانتا ہے۔ پس میری مانگی چیز مجھ کو دے۔ میرے دل میں جو ہے اس کو تو جانتا ہے۔ پس میرے گناہ بخش دے۔ یااللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ جو دل میں رچ جائے اور سچا یقین یہاں تک کہ سمجھ لوکہ مجھ کو وہی پہنچے گا جو تونے میری قسمت میں لکھا ہے۔ اس پر راضی رہنے کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔''

طواف یعنی سعی صفا مروہ اوراس کی دعا

مقام ابراہیمؑ سے فارغ ہوکر حجر اسود کو بوسہ دیں۔ اور مسجد حرام کے باب الصفاء سے باہر نکلیں۔ صفا پہاڑی پر پہنچیں وہ باب الصفاء سے چندقدم کے فاصلے پر ہے۔ صفا پہاڑی کے قریب پہنچ کر یہ پڑھیں۔ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ابدا بما بداء اللہ بہ

ترجمہ۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے نشانات سے ہیں۔ میں بھی اس شے کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔'' پر صفا مروہ پر چڑھ کر یہ کلمات کہیں۔

"لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شيئ قدیر لاالہ الا اللہ وحدہ انجزوعدہ نصر عبدہ" (مشکوۃ)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ اوروہ ہرچیز پر قادر ہے۔ اللہ واحد کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اور اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اوراپنے بندے محمدﷺ کی مدد کی۔ اور سب جماعتوں کافروں کو شکست دی۔'' اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ جو موطا میں ہے۔

"اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المعاد وانی اسئلک کما ہاتینی للاسلام ان لا تنزعہ منی وان تتوفنی مسلما" (ایضاح مع حاشیہ ھثیمی)

''اے اللہ تو نے کتاب میں فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ تیری بات سچی ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کے لئے ہدایت کی ہے۔ اس کو مجھ سے نہ چھین یہاں تک کہ تو مجھے اسلام کی حالت پر فوت کرے۔''

اس کے بعد پہاڑی مروہ کی طرف چلیں۔ صفا مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں۔ جو میلین انضرین کہتے ہیں۔ جب ان سے پہل کے قریب پہنچیں۔ چھ سات ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو دوڑنا شروع کریں۔ جب دوسرے نشان کے قریب پہنچیں تو دوڑنا ترک کر دیں۔ پھر بدستور چلیں یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر پہنچیں اور مروہ پر بھی وہی کلمات اور دعا پڑھیں۔ جو صفا پر پڑھی تھی۔ اور صفا مروہ کے دوران دوڑنے کے وقت یہ دعا پڑھیں۔

رب اغفر وارحم فانت الاعز الاکرم (ایضاح مع حاشیہ ہثیمی بحوالہ طبرانی بیہقی ابن ابی شیبہ) ترجمہ۔ اے رب میرے بخش اور رحم کر پس تو ہی بہت عزت والا اور بزرگ ہے۔ ''اور آہستہ آہستہ چلنے کے وقت بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔ پھر مروہ سے لوٹ کر صفا پر آویں۔ دوڑنے کی جگہ دوڑیں اور چلنے کی جگہ چلیں اور بدستور دعائیں پڑھیں۔ صفا پر پہنچ کر دو پھیرے ہوئے اس طرح سے سات پھیرے پورے کریں۔ جن کی ابتداء صفا سے ہے۔ اور انتہا مروہ پر ہے۔ اگر آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہے۔ تو احرام کھول دیں یعنی حجامت کرالیں۔ خوشبو لگالیں کپڑے وغیرہ بدل لیں۔ اور اگر حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہے۔ تو بدستور احرام کی حالت میں رہیں۔ اپنا کوئی نیک شغل جاری رکھیں۔ زکر کریں نماز پڑھیں۔ طواف کریں۔ ہر طرح مختار ہیں۔ اگر احرام کھول چکے ہیں تو بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ آٹھویں تاریخ تک۔

مقام منیٰ کو جانے کی تیاری

جب زی الحجہ کی آخری تاریخ آئے تو اگر آپ احرام کھول چکے ہیں۔ تو حج کے لئے نیا احرام باندھ کر اور اگر پہلا احرام قائم ہے۔ تو اسی کے ساتھ صبح ہی منیٰ کو (جو مکہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔) جانے کی تیاری کریں۔ بعض لوگ ساتویں زی الحجہ کو منیٰ جانے کی تیاری کر لیتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے۔ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھیں۔ ظہر عصر مغرب عشاء اور نویں زی الحجہ کی فجر

میدان عرفات جانے کی تیاری

نویں زی الحجہ کو فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ کر عرفات جانے کی تیاری کریں۔ جو مکہ سے نو کوس کے فاصلے پر ہے۔ ظہر کی نماز مسجد نمرہ میں پڑھیں جو عرفات کے میدان کے کنارے پر واقع ہے عرفات کو جاتے ہوئے رستہ میں مزدلفہ آتا ہے۔ وہاں پہنچ کر عرفات کی طرف دو راستے ہو جاتے ہیں۔ ایک کا نام جو دائیں جانب ہے۔ ''طریق ضب'' ہے۔ اور دوسرے کا نام ''مازمین'' ہے لوگ عموماً مازمین کے راستے جاتے ہیں۔ آپ کوشش کریں۔ کہ ضب کے رستے جائیں رسول اللہ ﷺ اسی راستے گئے تھے۔ مسجد نمرہ میں امام کے ساتھ ظہر عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت پڑھنی چاہیں۔ یہ متفقہ مسئلہ ہے۔ کہ مکہ کے لوگ دوگانہ پڑھیں۔ یا پوری پڑھیں مگر ترجیح دوگانہ کو ہی ہے۔ خواہ مکہ کے حاجی ہوں یا دوسرے ملک کے۔

وقوف عرفات

وقوف کے معنی ٹھیرنے کے ہیں۔ ظہر و عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد میدان عرفات میں داخل ہو کر اللہ کی یاد میں مشغول ہوں۔ قرآن پڑھیں زکر اذکار کریں۔ دعا کریں اگر ہو سکے۔ تو جبل الرحمۃ پر پہنچیں رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ وقوف فرمایا تھا۔ سورج غروب ہونے تک یہی مشغلہ رہے عرفات میں وقوف بہت بڑا رکن ہے۔ یہ وقت بڑی عاجزی اور انکساری میں گزارنا چاہیے۔

میدان عرفات کی دعا

میدان عرفات میں ہر قسم کی دعا کر سکتے ہیں۔ خواہ قرآن ہو یا حدیث میں مندرجہ ذیل دعا خصوصیت سے آئی ہے۔ ترمذی وغیرہ میں ہے۔

"لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر اللھم لک الحمد کالذي نقول اللھم لک صلوتی ونسکی ومحیاي ومماتی والیک مابی ولک ربی تراثی اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسواس الصدور وشتات الامر اللھم انی اسئلک من خیر ما تجی بہ الریح واوذبک من شر ما تجئی بہ الریح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیي ویمیت وہو علی کل شیئ قدیر اللھم اجعل فی سمعی نورا وفی بصري نورا وفی قلبی نورا اللھم اشرح لہ صدري ویسرلی امري واعوذبک من وساوس الصدور وشتات الامر وفتنۃ القبر اللھم انی اعوذبک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النہار وشر ما تہب بہ الریح وشر بوائق الدہر لبیک انما الخیر خیر الاخرۃ اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا"

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ تعریف تیرے لئے ہے جس طرح تو فرماتا ہے۔ اور اس سے بہتر جو ہم کہتے ہیں۔ یا اللہ میری نماز میری زندگی اور میری موت تیرے ہی لئے ہے۔ میرا رجوع تیری طرف ہے۔ تو ہی میرا وارث ہے۔ قبر کے عذاب سینے کے وسوسوں اور کام کی پریشانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ جس چیز کو ہوا لاتی ہے۔ اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور جس کو ہوا لاتی ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے وہ مارتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ میرے کان میں اور آنکھ میں اور دل میں نور بھر دے۔ یا اللہ میرے سینے کو فراخ کر دے اور میرے کام کو آسان کر دے۔ سینے کے وسوسوں اور کام کی پریشانی اور عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ جو چیز رات اور دن میں داخل ہوتی ہے۔ اس کی شر اور جس کو ہوا اڑاتی ہے۔ اور زمانے کی حوادث کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ حاضر ہوں یا اللہ حاضر ہوں۔ آخرت کی بھلائی تمام بھلائیوں سے بہتر ہے۔ اللہ بڑا ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے۔ اللہ بڑا ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے۔ اللہ بڑا ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں بادشاہی اور حمد اللہ کے لئے ہے۔ یا اللہ اس حج کو حج خالص کر اور گناہوں کو بخشے ہوئے کو۔''

افاضہ از عرفات

افاضہ کے معنی لوٹنے کے ہیں۔ عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کی طرف لوٹیں مزدلفہ عرفات کے درمیان قریبا 4 کوس کا فاصلہ ہے۔ مگر مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھیں۔ بلکہ واپس مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع کر کے امام کی اقتداء میں ادا کریں۔ اگر جماعت نہ ملے پھر اکیلے پڑھیں پھر رات کو یہیں آرام کریں۔ دسویں تاریخ ذی الحجہ کو صبح کی نماز اول وقت اٹھ کر امام کی اقتداء میں اندھیرے میں پڑھیں۔ اور نماز پڑھتے ہی دعا میں مشغول ہو جایئں دعا کوئی معین نہیں جو چاہیں مانگیں بہتر یہ ہے کہ وہاں کی مسجد سے جنوب کی جانب مشعر الحرام ایک چھوٹا سا ٹیلہ ہے اس پر جا کر دعا کریں۔ وہاں ایک چھوٹا سا چبوترہ بنا ہوا ہے۔ وہ مشعر الحرام کا حصہ ہے۔

مزدلفہ سے منیٰ کو واپسی

فجر کی نماز اور دعا کے بعد جب اچھی طرح روشنی ہو جائے لیکن ابھی سورج نہ نکلا ہو تو وہاں سے ف منیٰ کی طرف لوٹیں منیٰ وہاں سے قریباً دو کوس جب وادی محسر میں پہنچیں جو مزدلفہ کی طرف منیٰ کا کنارہ ہے اس میں زرا تیز چلیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے تیز گزرے تھے۔ کیونکہ وہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے تھے۔ اسی وادی سے جمروں کے مارنے کے لئے 70 یا 49 کنکر اٹھائے۔ بعض لوگ یہ کنکر مزدلفہ سے اٹھا لیتے ہیں۔ مگر یہ خلاف سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وادی محسر سے اٹھائے تھے اسی وادی سے گزر کر دایئں ہاتھ کو پہاڑ کے ساتھ ساتھ ایک راستہ آتا ہے۔ اس راستے سے ہوتے ہوئے جمرۃ العقبہ پر پہنچیں یہ گڑا ہوا پتھر ہے۔ اس کے سامنے زراہٹ کے نیچی جگہ میں اس طرح کھڑے ہوں۔ کہ بایاں ہاتھ قبلہ کی جانب ہو اس کو ایک ایک کر کے سات کنکر ماریں۔ اور ہر ایک کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں۔ پر قربانی کریں۔ مگر یہ قربانی منیٰ کی حدود کے اندر ہو خواہ کس جگہ ہو اس کے بعد احرام

کھول دیں۔ حجامت وغیرہ کرالیں۔ سرمنڈانا کترانے سے بہتر ہے۔ جو اشیاء حرام میں ممنوع تھیں۔ احرام کھولنے کے بعد جائز ہیں۔ مگ بیوی کے پاس جانا جائز نہیں۔

طواف افاضہ

طواف بیت اللہ کی تین قسمیں ہیں۔ جو عرفات جانے سے پہلے مکی میں ہی کرتے ہیں۔ وہ طواف قدوم ہے۔ جو عرفات سے واپس آکر کرتے ہیں۔ اس کو طواف افاضہ اور طواف زیارت کہتے ہیں۔ اور جو اپنے وطن کو واپس آنے کے وقت کرتے ہیں۔ اس کو طواف وداع کہتے ہیں۔

طواف اضاضہ وقوف عرفات کی طرح حج کا رکن ہے باقی دو طواف رکن نہیں اووقت کی تنگی کی وجہ سے کوئی شخص مکہ نہ پہنچ سکے۔ اور سیدھا عرفات کو آجائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ منیٰ میں کپڑے بدلنے کے بعد مکہ شریف جلدی پہنچ کر بدستور سابق طواف افاضہ کریں مگر اس میں اضطباع تو ہوتا نہیں۔ اور رمل کی بھی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر طواف قدوم میں رمل نہ کیا ہو تو طواف افاضہ میں رمل کریں۔ اس کے بعد مقام ابراہیمؑ میں بدستور سابق دو رکعت پڑھیں۔ پھر زم زم کا پانی پییں۔ پانی پینےک وقت آپ جس قسم کی نیت کریں اللہ پوری کرے گا۔ کسی بیماری سے شفاء کی یا علم وغیرہ کی۔ اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان بدستور سابق طواف کریں۔ مگر اس طواف کی ضرورت دو صورتوں میں ہے۔ ایک یہ کہ میقات پر پہنچ کر صرف حج کا احرام باندھا ہو اور مکہ میں آکر طواف بیت اللہ اور طواف صفا مروہ کرکے حلال ہوگئے ہوں۔ اور آٹھویں زی الحجہ کو حج کے لیئے نئے سرے سے احرام باندھا ہو دوسری صورت یہ ہے کہ طواف قدوم کے بعد صفا مروہ کا طواف نہ کیا ہو۔

جمرے مارنا

طواف افاضہ سے فارغ ہو کر اسی روز منیٰ کو لوٹ جایئں اور وہاں تین دن گزاریں تینوں روز آفتاب ڈھلے جمروں کو سات سات کنکر ماریں۔ اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں۔ پہلا جمرہ اولیٰ کو جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ اس کی جانب جنوب یا جانب مشرق میں کھڑے ہو کر ماریں۔ پھر جانب شمال سے ہو کر قبلہ کی طرف جمرے سے زرا سا آگے بڑھیں۔ اور قبل رخ ہو کر دعا کریں۔ دعا کوئی معین نہیں جو چاہے کریں۔ پھر جمرہ وسطیٰ کو ماریں۔ جو جمرہ اولیٰ کے قریب ہے۔ مارنے کے وقت اس کے جانب جنوب مغرب میں کھڑے ہو پھر قبلہ کی طرف آگے بڑھ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں۔ پھر جمرہ عقبہ کو ماریں جیسے عید کے دن مارا تھا پھر اس کا پاس دعا نہ کریں۔ تین روز گیارہویں بارہیوں تیرہویں اسی طرح ماریں اگر بارہیوں کو مار کر واپس آنا چاہیں۔ تو بھی اجازت ہے۔ اگر ہو سکے تو مکہ کو واپس آتے وقت مقام محصب میں رات گزاریں۔ جو منیٰ سے مکہ جاتے ہوئے مکہ کے قریب پہنچ کر دایئں طرف پڑتا ہے۔ اس کے گرد چھوٹی چھوٹی دیوار ہے۔ اور برلب ایک عالیشان عمارت ہے۔ اور وہاں دو کنویں ہیں ایک دیوار کے اندر جو بے آباد ہے دوسرا باہر جو آباد ہے۔ اس کے ساتھ آخور (کھرلی) کی شکل کا چھوٹا سا حوض اونٹوں کو پانی پلانے کے لیئے بنا ہوا ہے۔ اس پر ان دنوں میں پانی نکالنے کی خاطر بادشاہ کی طرف سے مشین لگ جاتی ہے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ مدینے کو رخصت ہوتے وقت ٹھیرتے تھے۔ بس اب حاجی کا حج پورا ہو گیا۔ اب صرف وطن جانے کے وقت طواف وداع کرنا باقی ہے۔

تمتع قرآن ۔ اِفراد

میقات پر پہنچ کر اگر صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور مکہ میں پہنچ کر بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف کے بعد احرام کھول دیں۔ اور آٹھویں تاریخ کو نئے سرے سے حج کا احرام باندھیں تو اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔ اور اگر میقات پر پہنچ کر صرف حج کا احرام باندھیں اور عید کے دن کھولیں۔ تو اس کو حج قران کہتے ہیں۔ حج تمتع میں اور حج قران میں قربانی ضروی ہے۔ افراد می ضروری نہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ ان تینوں میں سے کونسا بہتر ہے۔ شافعیہ کے نزدیک افراد بہتر ہے۔ بشرط یہ کہ حج سے فارغ ہو کر زی الحجہ میں عمرہ کرے۔ حنفیہ کے نزدیک قران فضل ہے۔ بعض اہل حدیث تمتع کو افضل کہتے ہیں۔ ہماری تحقیق اس میں یہ ہے کہ قران اور تمتع افراد سے افضل ہے۔ اور اگر قربانی احرام باندھ کر ساتھ لائے تو قران تمتع سے افضل ہے اور اگر قربانی ساتھ نہ لائے تو پھر قران اور تمتع میں کچھ ایسا فرق نہیں ہے۔ ہاں کسی قدر ہمارا میلان قران کی طرف ہے۔

عمرہ

عمرہ صرف دو کاموں کا نام ہے۔ یعنی طواف بیت اللہ اور طواف صفا مروہ طواف بیت اللہ کے ساتھ مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز بھی ہے۔ تمتع والے کا عمرہ تو الگ ادا ہو گیا۔ اور قران والے کا حج کے ساتھ ادا ہو گیا۔ افراد والا اگر عمرہ کرنا چاہیے۔ تو حج سے فارغ ہو کر کرسکتا ہے۔ اگر حج کے مہینوں سے پہلے اس سال میں یا گزشتہ سالوں میں حج کے ساتھ یا حج سے الگ اس نے عمرہ نہیں کیا تو اس سال حج سے فارغ ہو کر عمرہ ضرور کرے۔ کیونکہ یہ بھی ایک ضروری شے ہے۔ اگرچہ حج سے اس کا درجہ کم ہے۔ لیکن بہت سے علماء اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں۔ اس لئے اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔

زیارت مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کو زیارت مسجد نبوی ﷺ کی نیت سے جانا چاہیے۔ مسجد نبوی میں ایک نماز 50 ہزار نماز کا ثواب رکھتی ہے۔ مسند احمد میں حدیث ہے۔ کہ جو مسجد نبوی ﷺ میں 40 نمازیں پڑھے۔ وہ آگ عذاب۔ نفاق س بری ہو جاتا ہے۔ پہلے مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد دو رکعت پڑھیں پھر روضہ شریف کے پاس آکر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صاحبین پر درود سلام پڑھیں۔ اور قبرستان مدینہ جس کا نام بقیع ہے۔ اور شہداء احد وغیرہ کی زیارت کریں ان کے حق میں وہی دعا کریں جو قبروں کی زیارت کےلئے آئی ہے۔ اور مدینہ میں کئی ایک اور مسجدیں مشہور ہیں۔ مگر ان میں نماز کا زکر نہیں آیا۔ صرف مسجد قبا کی بابت حدیث میں آیا ہے۔ کہ اس میں دو رکعت پڑھنا عمرہ کا ثواب رکھتا ہے۔ جو مدینہ سے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ جایا کرتے تھے۔

قبولیت دعا کے خاص مقامات

مکہ مکرمہ میں مندرجہ زیل مقامات میں خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے۔ 1۔ طواف بیت اللہ میں 2۔ ملتزم کے پاس (کعبہ کی دیوار کا وہ حصہ ہے۔ جو رکن حجر اسود اور بیت اللہ کے دروزے کے درمیان ہے۔ 3۔ بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے 4۔ بیت اللہ کے اندر 5۔ زمزم کے پاس (پانی پینے کے وقت) 6۔ صفا پر جب سعی کرنے لگیں۔ 7۔ مروہ پر جب سعی کرنے لگیں۔ 8۔ طواف صفا مروہ ہیں۔ 9۔ مقام ابراہیمؑ پر طواف بیت اللہ کی دو رکعت پڑھنے کے وقت 10۔ عرفات میں 11۔ مزدلفہ میں 12۔ منیٰ میں 13۔ جمروں کے پاس (بجز جمرہ عقبہ) (ایضاح للنووی بحوالہ رسالہ حسن بصری)

واپسی کی دعا

اپنے شہر یا گاؤں میں واپس آنے کے وقت یہ دعا پڑھیں۔

"لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیرا ئبون تا ئبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ"

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لئے حمد ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ہم اپنے رب کیطرف رجوع کرنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔ اسی کے لئے عبادت اور سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچا کر دیا۔ اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے لشکروں کو شکست دی۔''

مسئلہ۔ اپنے شہر یا گاؤں میں پہنچ کر مکان میں جانے سے پہلے قریب کی مسجد میں دو رکعت نفل پڑھیں۔

نوٹ۔ حاجی چونکہ اللہ کی طرف سے مغفور ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس سے ملاقات کریں۔ اور دعا کرائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق بخشے۔ کہ

وہ زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوکر اپنے گناہوں اور خطائوں کو بخشوائیں۔

تنبیہ

حج کے تمام مناسک واحکام عرض کردیئے گئے ہیں۔ حجاج کرام کو چاہیے کہ ان کے مطابق فریضہ حج ادا کریں۔ کیونکہ یہ مبارک سفر بار بار میسر نہیں آتا۔ اس لئے موافق سنت ادا کرنا چاہیے۔ نیز حاجی کو چاہیے کہ وہ یہ سمجھے کہ میں مکہ مکرمہ میں تجدید توبہ کرچکا ہوں۔ اس کو کبھی نہ توڑوں گا۔ صبح شام استقامت واستطاعت وخاتمہ بالایمان کی دعا مانگتے رہیں۔ صغائر وکبائر تمام گناہوں سے کلی پرہیز کریں۔ بدعادات اور بُری خصلت کو چھوڑ دیں۔ والتوفیق بیداللہ۔ عبداللہ امرتسری (تنظیم اہل حدیث روپڑ 15/22 اکتوبر 1937ء)

1۔ یہ غالباً سہو کاتب ہے۔ دراصل یہ جگہ مکہ شریف سے تقریباً ڈیڑھ سو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ (محمد داؤد راز دہلوی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص770-790

محدث فتویٰ